Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۴/ ستمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ اور ہلکا ہلکا بخار رہتا ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں۔

لاہور ۵/ ستمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کو کھانسی اور عام کمزوری بہت زیادہ ہے درجہ حرارت آج ۱۰۰/ رہا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۵/ ستمبر۔ صاحبزادہ مرزا امیر احمد صاحب کی بچی امۃ الحسیب بیگم بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

امریکہ کو علیحدگی کی پالیسی اختیار نہیں کرنی چاہیئے

واشنگٹن ۵/ ستمبر۔ ری پبلکن کے امیدوار جنرل آئزن ہاور نے آئزن ہاور نے فلاڈلفیا میں ری پبلکن پارٹی کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر دنیا میں امن قائم کرنا ہے۔ تو امریکہ کو علیحدگی کی پالیسی اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔ ہماری کم سے کم کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ امریکہ کی سلامتی اور اس کی معیشت کو کوئی خطرہ پیدا نہ ہو۔

ایران کو برطانیہ سے بات چیت بند نہیں کرنی چاہیئے

تہران ۵ ستمبر۔ ایرانی تیل کمیشن کے ایک رکن کاظم حسینی نے اس عندیہ کا اظہار کیا ہے کہ ایران اور برطانیہ میں تیل کے متعلق بات چیت بند نہیں ہونی چاہیئے۔ برطانیہ اور امریکہ نے تیل کے بارے میں جو تجاویز پیش کی ہیں۔ ان میں سے ایران کو اپنے مطلب کی تجاویز قبول کر لینی چاہئیں۔ اور جن تجاویز پر اس کو اعتراض ہو۔ اس کے بدلے اپنی طرف سے دوسری تجاویز پیش کر دینی چاہئیں۔

تہران۔ ۵/ ستمبر۔ اگلے ہفتہ کے دن ایرانی سینیٹ کا ایک اجلاس ہو گا۔ جس میں ڈاکٹر مصدق برطانوی امریکی تجاویز کے بارے میں ایک بیان دیں گے

گورنر جنرل پاکستان نے ناجائز درآمد و برآمد روکنے کیلئے آرڈیننس جاری کر دیا

آرڈی ننس کے تحت حکومت سخت سے سخت کارروائی کرنے سے بھی دریغ نہ کرے گی

کراچی ۵/ ستمبر۔ گورنر جنرل پاکستان نے ایک آرڈیننس کے ذریعے مرکزی حکومت کو یہ اختیار دے دیا ہے کہ وہ مختلف اشیاء کی ناجائز درآمد و برآمد کو روکنے کے لئے سخت اقدام کرے ـــــ گورنر جنرل نے آج ایک آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جس کے تحت مرکزی حکومت ملک کے ہر حصہ میں حسب ضرورت پٹ سن گیہوں اور بعض دیگر اشیاء کی ناجائز برآمد کے خلاف سخت کارروائی کر سکے گی۔ آرڈی ننس کی رو سے ناجائز درآمد و برآمد کرنے کی زیادہ سے زیادہ سزا ۵ سال قید اور بھاری جرمانے کی صورت میں دی جا سکے گی۔ بعض حالات میں کوڑے لگانے کی سزا بھی دی جائے گی ـــــ فرار ہونے کی کوشش کرنے کی صورت میں طاقت کے استعمال کی بھی اجازت ہو گی۔ اور ایسی صورت میں اگر موت بھی واقع ہو جائے تب بھی کوئی مضائقہ نہیں ہو گا۔

مرکزی حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا۔ کہ حکومت ملک کی ناجائز درآمد و برآمد کو روکنے کے لئے سخت سے سخت کارروائی کرنے سے بھی دریغ نہ کرے گی۔ چنانچہ اسی آرڈیننس کے نفاذ کے سلسلے میں ضروری کارروائی شروع کی جا چکی ہے۔

★ تہران ۵/ ستمبر۔ سٹار کے نامہ نگار معینہ تہران کا بیان ہے کہ تہران میں یہ احساس بڑھتا جاتا ہے کہ ایران کو برطانیہ سے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں۔

امریکہ نے ایران سے جو اپیل کی ہے برطانیہ اس کی تائید کرتا ہے

لندن ۵/ ستمبر۔ برطانوی محکمہ خارجہ کے ایک اعلیٰ افسر نے بتایا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن نے وزیر اعظم ایران ڈاکٹر مصدق سے تیل کے تنازعہ کے متعلق برطانوی امریکی تجاویز پر دوبارہ غور کرنے کی جو اپیل کی ہے اسے برطانیہ کی پوری پوری تائید حاصل ہے۔ اس نے یہ بھی بتلایا کہ مسٹر ایچی سن نے جو یہ کہا ہے کہ مصر میں نئی حکومت کے تحت تعمیر کا ایک نیا دور شروع ہو گا۔ برطانیہ بھی اس نظریہ سے متفق ہے۔ ایرانی تیل کے جھگڑے کے بارے میں کل کابینہ نے اپنے اجلاس میں غور کیا۔

فرقہ وارانہ اختلافات پر زور دینے والوں کو انتباہ

لاہور ۵/ ستمبر۔ حکومت پنجاب کے قائم کردہ شیعہ سنی بورڈ کے پہلے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے فرمایا۔ فرقہ وارانہ اختلافات پر زور دینے اور انہیں بڑھا چڑھا کر پیش کر دکھانے کی کوشش ملک کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ جو کسی وقت ہمیں سخت نقصان پہنچا سکتا ہے۔

★ قاہرہ ۵/ ستمبر۔ مصر اپنے آئین میں جو ترمیم کرنا چاہتا ہے۔ اس کا مسودہ تیار کرنے کے لئے حکومت نے ایک کمیشن قائم کر دیا ہے۔

مختصرات

لاہور ۵/ ستمبر۔ جڑانوالہ سے بارہ میل دور بالائی گوگیرہ بند میں جو شگاف پیدا ہو گیا تھا۔ اس کو پُر کر دیا گیا ہے۔ بند کی درستی میں دو دن لگے۔ اس شگاف سے ایک ہزار کیوسک پانی نکلتا تھا۔ مگر کل پانی کے اخراج کی مقدار دو سو کیوسک رہ گئی تھی۔ اس کی وجہ سے پانچ دیہات اور کچھ زیر کاشت رقبہ میں سیلاب آ گیا تھا۔ اب بند کو مضبوط کر دیا گیا ہے۔ اور نہر میں پانی دوبارہ جاری کر دیا گیا ہے۔

★ لاہور ۵/ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے حسن ابدال میں ایک فوجی کالج کی تعمیر شروع کر دی ہے۔ اس سے پہلے اسلامیہ کالج پشاور میں ایک فوجی شعبہ بھی کھول دیا گیا ہے۔

★ لاہور ۵/ ستمبر۔ اکتوبر کے مہینے میں لاہور میں اخبارات کی جو عالمی نمائش منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں اٹلی، سپین اور عراق نے بھی شرکت پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ اب تک ۲۰ ممالک اس نمائش میں شرکت پر رضامندی ظاہر کر چکے ہیں۔

★ حیدر آباد (دکن) ۵/ ستمبر۔ ریاست میں پچھلے دو دنوں کے فسادات اور گڑبڑ کی وجہ سے پانچ آدمی ہلاک اور سترہ زخمی ہوئے ہیں۔ آج شہر میں حالات پر سکون ہیں کرفیو ہٹا لیا گیا ہے۔ لیکن جلسوں اور جلوسوں پر بدستور پابندیاں عائد ہیں۔

جو شخص شریعت اسلام میں ایک ذرّہ بھی کم یا زیادہ کرے وہ اسلام سے برگشتہ ہے

ملفوظات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

"ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرّہ کم کرے یا ایک ذرّہ زیادہ کرے۔ یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۷ مجریہ ۱۸۹۹ء)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِر

پاکستان کے احمدی ملازموں کے لئے ایک ضروری اعلان

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ

اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ پاکستان کا کوئی سرکاری ملازم سیکرٹری تبلیغ نہ بنے۔ اور نہ اپنے دفتر کے لوگوں یا ایسے لوگوں میں تبلیغ کرے۔ جن کا اس سے سرکاری حیثیت میں سابقہ پڑتا ہو۔ کیونکہ حکومت پاکستان نے ایک نئے ریزولیوشن کے ذریعہ سے یہ فیصلہ کیا ہے۔ اور حکومت کے فیصلوں کی اطاعت جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ جو سرکاری ملازم پہلے اس عہدہ پر فائز ہوں وہ فوراً اس سے مستعفی ہو جائیں۔ اور وہاں کی جماعت فوراً کسی ایسے شخص کو جو سرکاری ملازمت میں نہ ہو۔ ان کا قائم مقام منتخب کرکے اس عہدہ کا چارج اسکو دلادے۔ اور نظارت علیا میں حسب قاعدہ منظوری کے لئے اطلاع دے

جہاں تک سرکاری ملازموں کا اپنے ماتحتوں میں تبلیغ کرنے کا سوال ہے۔ احمدی جماعت اس قصور کی مرتکب نہیں۔ اور حکومت پاکستان کی یہ کمزوری ہے۔ کہ بغیر تحقیقات کرنے کے اس نے سنی سنائی باتوں پر ایک ریزولیوشن پاس کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے اس قسم کی کمزوریوں سے محفوظ رکھے۔ مگر بہرحال ریزولیوشن اپنی ذات میں بُرا نہیں ہر دیانت دار افسر کا فرض ہے خواہ حکومت ایسا ریزولیوشن پاس کرے یا نہ کرے۔ کہ وہ اپنے کسی عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھاکر کسی کو تبلیغ نہ کرے۔ کیونکہ ایسی تبلیغ کے دو ہی نتیجے نکلتے ہیں۔ یا تو لوگ لالچ میں ایک مذہب کو قبول کر لیتے ہیں۔ یا لوگ ڈر کے ایک مذہب کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور اس قسم کے دونوں گروہ دین اور دنیا میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ جو لوگ لالچ سے کسی مذہب کو قبول کرتے ہیں۔ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متبع نہیں کہلا سکتے۔ وہ مولویوں کے چیلے کہلا سکتے ہیں۔ جنہوں نے جنت اسلامی کا ایسا گندہ نقشہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ کہ جو نقشہ شہوت رانی اور عیاشی کے اڈوں کی تفصیل تو کہلا سکتا ہے۔ قرآن اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جنت نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح جو شخص ڈر سے کسی عقیدہ کو قبول کرتا ہے۔ وہ خدا کا بندہ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت تو نہیں کہلا سکتا۔ وہ بھی بگڑے ہوئے علماء کی جماعت کہلائے گا۔ جنہوں نے اسلامی دوزخ کا ایک ایسا ڈراؤنا اور بھیانک نقشہ کھینچا ہے کہ اسکو معلوم کرکے انسان یہ سمجھتا ہے۔ کہ ہمارا خدا محبت اور رأفت اور رحم سے بالکل عاری ہے۔ اور اس کی ساری خوشی اس بات میں ہے کہ وہ اپنے کمزور بندوں کو پیسے اور پیستا چلا جائے۔ اور پیستا ہی چلا جائے۔ اور کبھی دم نہ لے۔ اسی قسم کے عقائد نے لوگوں کو اسلام سے بدظن کیا ہے۔ اور اسی قسم کے عقائد کی وجہ سے عیسائیت جو اسلام کا شکار رہتی مسلمانوں اور باقی دنیا کو کھائے جا رہی ہے۔ کیونکہ گو مسلمان کمزور ہے۔ اور وہ غیر قوموں پر ظلم کرنے کے قابل نہیں۔ لیکن اس کی زبان پر ظلم۔ اور قہر اور ستم کے نعرے ہیں۔ جن کو دنیا سنتی ہے اور ان سے تنفر کرتی ہے۔ لیکن عیسائی دنیا گو طاقتور ہے۔ اور اس قابل ہے کہ لوگوں پر ظلم کرے۔ اور عملاً ظلم کر رہی ہے۔ لیکن اس کی زبان پر یہ ہے کہ خدا محبت ہے۔ مسیحؑ نے اپنی جان کو انسانوں کی بہتری کے لئے قربان کر دیا۔ اور وہ ان نعروں کو اتنے زور شور سے بلند کرتی ہے۔ اور اس طرح تواتر کے ساتھ اس تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ کہ وہ انسان بھی جس کی گردن اس کے جوتے کے نیچے جھکی ہوئی ہے۔ اس کی آنکھیں بھی اسی خیال سے چمک اٹھتی ہیں۔ کہ مسیحؑ نے دنیا کے سامنے رحم پیش کیا ہے۔ اور یہ کہ میری نجات کے لئے ایک محبت کرنے والا خدا موجود ہے۔ بس اگر احمدیوں میں سے کوئی شخص اس صداقت کے خلاف چلتا ہے۔ اور وہ اپنے عہدہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسے لوگوں میں تبلیغ کرتا ہے جو اس سے کوئی لالچ رکھتے ہیں۔ یا اس کے قہر سے ڈرتے ہیں۔ تو درحقیقت وہ احمدی نہیں ہے۔ وہ موجودہ زمانہ کے خراب مولویوں کا متبع ہے۔ جن کی پیاس انسانی خون کے بغیر کسی چیز سے نہیں بجھ سکتی۔ حقیقت اسلام کا کچھ نہ کچھ علم رکھنے والے لوگ خواہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں، خواہ وہ حنفی ہوں، خواہ وہ شافعی ہوں، خواہ اہلحدیث ہوں یا شیعہ ہوں یا خارجی ہوں وہ ان باتوں کو سمجھتے ہیں کہ اسلام عدل اور انصاف کا مذہب ہے۔ اسلام محبت اور رحم کا مذہب ہے۔ چنانچہ آجکل جو کتابیں تعلیمیافتہ شیعوں یا سنیوں یا اہلحدیثوں کی طرف سے شائع ہو رہی ہیں۔ مولویوں کے نعروں اور فتووں کے باوجود ان میں اسلام کے محبت کے پہلو کو پیش کیا جاتا ہے۔ اور یہی بات ہے جو اسلام کی عزت کو ایک حد تک غیروں کی نظر میں قائم کئے ہوئے ہے۔ والسلام

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

غریب احمدیوں پر دباؤ ڈالکر احمدیت سے برگشتہ کرنے کی مذموم کوششیں

ذیل میں ایک خط شائع کیا جاتا ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں موصول ہوا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس طرح کمزور اور غریب احمدیوں پر دباؤ ڈالکر انکو احمدیت سے برگشتہ کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں:

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار نے ۲۹ ماہ فروری ۱۹۵۲ء بروز جمعۃ المبارک مقام بشیر آباد سٹیٹ سندھ حضور کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوا تھا۔ اس کے بعد غیر احمدیوں نے میری سخت مخالفت کی۔ حتی کہ ڈگری میں مجھ پر اینٹ و پتھر برسائے گئے۔ چند دن کے بعد والد صاحب نے مجھے گوجرانوالہ میں بلا لیا۔ وہاں والد صاحب اور میرے بھائیوں نے مجھ سے بڑی سختی کی۔ سوالات کے جواب میں نے نہایت استقلال سے دیئے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ ہمارا اثر قبول نہیں کرتا۔ تو انہوں نے احراری مولویوں کو بلاکر مجھ کو سمجھانا شروع کیا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کئے۔ جن میں سے بعض کے جواب مجھے معلوم تھے میں نے بتا لئے لیکن میری حالت بالکل ابتدائی تھی۔ اور میں ان کے بعض اعتراضات کا جواب نہ دے سکا۔ اس پر انہیں مجھ پر زیادہ زور ڈالنے کا موقعہ ہاتھ آگیا۔ اور مجھ سے انکار کی تحریر لینے میں کامیاب ہو گئے۔

میری نو عمری اور کمی واقفیت سے انہوں نے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ میں ان کے فریب میں آگیا۔ اور کچھ دیر تک میں اس میں مبتلا رہا۔ اور آخر میں گھر سے نکل آیا۔ میرے پاس زادراہ نہ تھا۔ کہیں سے پیسے مل جاتے تو گاڑی پر سوار ہو جاتا۔ ختم ہو جاتے تو پیدل چل پڑتا۔ اس طرح میں سندھ پہونچا۔ کچھ دن ڈگری اور جیمس آباد رہا۔ ڈگری میں حکیم سردار محمد صاحب نے میرے شبہات کا ازالہ فرمایا۔ افسوس ہے کہ میں احراریوں کے فریب میں آگیا۔ اپنی اس غلطی پر میں سچے دل سے ندامت کا اظہار کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سے معافی چاہتا ہوں۔

از راہ کرم خاکسار کو معاف فرمایا جائے۔ اور دوبارہ بیعت للہ قبول فرمائی جائے۔ نیز خاکسار کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضور کا ادنےٰ خادم

حافظ عبید اللہ عابد

اگست کی تبلیغی رپورٹیں جلد بھجیں

سیکرٹریان تبلیغ مہربانی کرکے اگست کی رپورٹیں جلد از جلد نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھیجیں۔ صدران جماعت اس بات کی نگرانی فرمائیں کہ آیا ان کی جماعت کی ماہوار رپورٹ مرکز میں پہونچ چکی ہے:

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۵۲ء

احراری فتنہ اور آزادی کشمیر کی تحریک

تھوڑے ہی دن ہوئے "آزاد کشمیر" کے لیڈروں کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا گیا تھا جس میں انہوں نے بڑے زور کے ساتھ یہ بات پیش کی تھی کہ جو فتنہ اس وقت احرار کی طرف سے اٹھایا جا رہا ہے۔ اس کا مقصد محض یہ ہے کہ کشمیر پاکستان کے ہاتھ سے نکل جائے۔ اور رائے شماری میں ہندوؤں کو کامیابی حاصل ہو۔ اس کی دلیل انہوں نے یہ پیش کی تھی۔ کہ اننت ناگ میں احمدیوں کا کافی زور ہے۔ اور وہ زمینداری تجارت اور تنظیم کی وجہ سے اپنے اندر اتنی طاقت رکھتے ہیں۔ کہ ہندو ڈوگروں کا آسانی کے ساتھ مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اگر احمدی جماعت کو اقلیت قرار دے دیا جائے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ رائے شماری کے وقت اس علاقہ کے مسلمانوں کی طاقت بالکل کمزور ہو جائے گی۔ اور سرینگر پاکستان کے ہاتھ سے نکل کر ہندوؤں کے ہاتھ میں چلا جائے گا چونکہ سرینگر کا پاکستان کو ملنا ہندوؤں کے مفاد کے خلاف ہے۔ اس لئے انہوں نے احرار کے ذریعہ سے جو پہلے کانگرس کا بایاں بازو تھے یہ سوال اٹھا دیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے۔ تاکہ وقت آنے پر کشمیر کی رائے شماری کو ناکام بنایا جا سکے اور کشمیریوں کی تحریک آزادی کو ایسا نقصان پہنچے۔ جس کی کبھی تلافی نہ ہو سکے۔ یہ اشتہار جو ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوا اس پر [illegible] سرکردہ کشمیری اصحاب کے دستخط تھے اور انہوں نے نہایت واضح الفاظ میں یہ حقیقت واضح کی تھی۔ کہ احرار کی اس تحریک کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں کہ کشمیر پاکستان کو نہ ملے۔ اب اس کا مزید ثبوت اس طرح ملا ہے۔ کہ یوم استقلال کے موقعہ پر شیخ محمد عبداللہ صاحب نے جو ریڈیو پر تقریر نشر کی۔ اس میں انہوں نے بڑے زور کے ساتھ یہ بات پیش کی ہے۔ کہ کشمیر کے لوگ پاکستان کے ساتھ اپنا الحاق کس طرح برداشت کر سکتے ہیں۔ جبکہ پاکستان گورنمنٹ ایک مذہبی حکومت ہے۔ اور وہ اختلاف عقائد کو برداشت ہی نہیں کر سکتی۔ چنانچہ حال ہی میں پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تحریک چل رہی ہے۔ کل شیعوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے گا پرسوں اہلحدیثوں اور حنفیوں کا جھگڑا ہو گا۔ ایسی گورنمنٹ جو مذہبی اصولوں پر اپنی بنیاد رکھتی ہو اسے کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب کی اس تقریر کا ملخص ذیل میں درج کرتے ہوئے ہم مسلمانوں کو ہوشیار کرتے ہیں۔ کہ وہ احرار کے پروپیگنڈا سے بچیں۔ کیونکہ اس کا مقصد سوائے اس کے کہ آزادی کشمیر کی تحریک کو نقصان پہنچایا جائے اور کچھ نہیں۔

شیخ محمد عبداللہ صاحب نے ۱۵ اگست کو سرینگر میں ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "پاکستان کا نظریہ غلط بنیاد پر قائم ہے۔ پاکستان کا نظریہ مذہبی بنیادوں پر بنا ہوا ہے۔ جس میں مذہبی اصولوں پر حکومت ہوگی۔ یہ نظریہ دنیا میں ناکام ہوا ہے۔ دنیا نے اس کے نتائج دیکھ لئے ہیں۔ یورپ کے لاکھوں آدمی اسی نظریہ کے ماتحت مارے گئے ہیں۔ کبھی پروٹسٹنٹوں کا دور ہوتا تھا اور کبھی کیتھولک فرقہ کا زور جہاں جس فرقہ کی اکثریت تھی۔ وہاں وہ ظالم تھا حالانکہ دونوں عیسائی فرقے تھے۔ یورپ کے بڑے بڑے فلاسفروں اور سیاستدانوں نے مذہبی بنا پر سٹیٹ کے وجود کو عوام کے لئے خطرۂ امن سمجھا ہے۔ اور یورپ کی ساری تاریخ ان واقعات سے پُر ہے۔ لہذا از سر نو ایسا تجربہ کرنا بے فائدہ اور وقت ضائع کرنا ہے۔ حال ہی میں پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تحریک چل رہی ہے۔ کل شیعوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے گا۔ پرسوں اہلحدیث اور حنفی کا جھگڑا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اپنی سیاست کی بنیاد مذہب پر نہیں رکھی۔ بلکہ اقتصادی امور پر رکھی ہے۔ آج یا کل پاکستان کا وجود مذہبی فتنوں کی وجہ سے تباہ و برباد ہو جائے گا۔ گو ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا ہمسایہ ملک ترقی کرے اور مضبوط ہو"۔

ایرانی تیل کے لئے امریکی برطانوی تجویز

اس وقت ایران اور برطانیہ کے درمیان تیل کا جھگڑا چل رہا ہے۔ ایران نے تیل کی صنعت کو قومی بنا لیا ہے چونکہ اینگلو ایرانین آئیل کمپنی تیل کا کام کر رہی تھی۔ اور وہ کروڑوں پونڈ اس سے کما رہی تھی۔ اور تیل کا ایک عظیم ذخیرہ اس طرح برطانیہ کے قبضہ میں آیا ہوا تھا۔ ایران کا تیل کو قومی بنانا اسے کسی طرح سازگار نہیں ہو سکتا اس لئے برطانیہ نے ایران کے خلاف کارروائی کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ مگر بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ ہار جانے کے بعد برطانیہ کچھ ڈھیلا ضرور پڑ گیا ہے۔ تاہم جہاں تک خبروں سے معلوم ہوتا ہے برطانیہ نے ابھی تک ایران پر اقتصادی دباؤ ڈالا ہوا ہے۔ اور ایران کے تیل فروخت کرنے کے راستہ میں مزاحمتیں کر رہا ہے۔

کئی ایک تجویزوں کے بعد اب ایک نئی تجویز برطانیہ اور امریکہ کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ یہ تجاویز بقول امریکی سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر ڈین۔ ایچی سن معقول اور منصفانہ ہیں۔ لیکن ایران کی طرف سے جو خبریں آ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف ڈاکٹر مصدق بلکہ ایران کی کوئی ملکی پارٹی ان تجاویز کو منظور کرنے کے حق میں نہیں ہے۔ ڈاکٹر مصدق نے زبانی تو انہیں گویا نامنظور ہی کر دیا ہے۔ اب صرف اپنے انکار کو تحریر میں لانا رہ گیا ہے۔

امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے جو تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ ان میں ایران کا تیل کی صنعت کو قومی بنانے کا حق تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اور مسٹر ڈین۔ ایچی سن کے بیان کے مطابق تجاویز میں یہ نہیں کہا گیا۔ کہ اینگلو ایرانین آئیل کمپنی ہی تیل خریدنے کی واحد حقدار ہوگی۔ مگر ایک شرط ضرور لگائی گئی ہے۔ کہ تیل کے پرانے خریداروں کو جس سے مراد اینگلو ایرانین آئیل کمپنی ہی ہو سکتی ہے ترجیح دی جائے گی۔ اس سے بات وہیں کی وہیں رہتی ہے کہ جب تک پرانے خریدار تیل لینے سے انکار نہ کریں اور خریداری کے لئے تیار رہیں۔ اس وقت تک دوسرے خریداروں کو تیل فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اس کا مطلب یہ نہیں تو تیل کو کھلا کیوں نہیں رہنے دیا جاتا۔ کہ جس کے ساتھ چاہے ایران آزادی سے معاملہ کرے۔ ایسی صورت میں اینگلو ایرانین آئیل کمپنی بھی مقابلہ میں خریدار بن سکتی ہے۔

پھر ان تجاویز میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ تیل کو قومیانے کے بعد جو مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ انکا مناسب حل تلاش کرنے کے لئے ایک غیر جانبدار ادارہ کی حیثیت سے بین الاقوامی عدالت انصاف سے درخواست کی جائے کہ وہ فریقین کے دعاوی پر غور کرے یہ شرط ایسی ہے کہ جس سے پھر وہی مسائل عدالت میں گھسیٹے جا سکتے ہیں۔ جنکو گھسیٹنے کے لئے برطانیہ نے بین الاقوامی عدالت میں دعوے کیا تھا۔ اور جس میں اس کو ناکامی ہو چکی ہے۔ اس طرح ہماری دانست میں اگر ایران نے ان تجاویز کو مسترد کر دیا تو یقیناً وہ حق بجانب ہوگا۔ محض لفظوں میں قومیانے کا حق تسلیم کر لینا کافی نہیں ہے۔ جب تک برطانیہ اپنا تمام دباؤ وغیرہ ختم نہ کر دے۔ اس وقت تک کسی سمجھوتے کی امید نہیں رکھنا چاہیئے۔ ایران ایک خود مختار آزاد ملک ہے۔ اسی طرح جس طرح امریکہ اور برطانیہ خود مختار آزاد ملک ہیں۔ اگر وہ اس سے کوئی سودا کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہر قسم کے دباؤ کو پہلے ہٹا دینا چاہیئے۔ جب تک پہلے ایسا نہیں ہوگا۔ ایران ایسی تمام تجاویز کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھے گا۔ اب ایران کافی بیدار ہو چکا ہے اور امریکہ اور برطانیہ کو امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ ان کے فریب میں پھر آ جائے گا۔

امریکہ اور برطانیہ کو یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ ایران کے راستہ میں اپنی ذاتی منفعت کے لئے روڑے اٹکانے سے نہ صرف وہ ایران کا نقصان کر رہے ہیں بلکہ وہ اپنا بھی نقصان کر رہے ہیں۔ ایران کا محل وقوع ایسا ہے کہ اگر برطانیہ اپنی ضد پر اڑا رہا تو جس چیز کا خطرہ انہیں دیر سے لگا ہوا ہے

لجنات اماء اللہ توجہ کریں

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام مستورات کا رسالہ مصباح مرکز سلسلہ سے عرصہ تین سال سے جاری ہے۔ اس معاملہ میں بعض بہنوں نے قابل رشک تعاون کا ثبوت دیا ہے۔ لیکن اکثر لجنات نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ نہ خود خریدار بنی ہیں اور نہ دوسروں کو خریدار بنانے کی کوشش کی ہے۔ بعض بہنوں کی طرف بقایا ہے۔ اور بعض خریدار وی پی واپس کر دیتے ہیں۔ اس طرح رسالہ کی خریداری میں روز بروز کمی ہوتی جا رہی ہے۔ اور رسالہ کو مالی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ میں اس چٹھی کے ذریعہ تمام احمدی بہنوں خصوصاً لجنات کی عہدہ داروں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنے فرض کو پہچانیں رسالہ کی خریدار بنیں دوسری بہنوں کو خریدار بنائیں۔ اپنے بقائے جلد صاف کریں۔ اگر کسی خریدار کی طرف وی پی کیا جائے۔ تو وی پی وصول کر لیں۔ اپنی خوشی کے مواقع پر رسالہ کے اعانت فنڈ کو یاد رکھیں۔ یہ یاد رہے کہ احمدی مستورات۔ اور بچوں کی دینی مذہبی۔ علمی ترقی کے لئے اس رسالہ کا ہر احمدی گھرانہ میں پہنچنا ضروری ہے۔ مادیت کے اس بڑھتے ہوئے سیلاب کے مقابلہ کے لئے رسالہ مصباح بہترین ہتھیار ہے۔ میں امید کرتی ہوں۔ کہ تمام احمدی بہنیں اس طرف فوری توجہ فرمائیں گی۔

نیز مصباح کے نئے عنوان "معصومیت" کے متعلق بھی بہنیں دلچسپی کا ثبوت دیں۔

مریم صدیقہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ

شذرات

انقطاعِ نبوت کی پُرلطف دلیل

ایک صاحب لکھتے ہیں:۔

"اب مرکوئی رسول آئے گا نہ نبی مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ نفوس انسانیہ کو کمال و تکمیل سے محروم کر دیا گیا ہے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اب یہ منصب ہی پایہ تکمیل تک پہنچ گیا ہے پہلے بہت وسعت زمانی تھی اس لئے انبیا علیہم السلام کی آمد کا سلسلہ جاری رکھا گیا مگر اب وسعت زمانی اتنی نہیں رہی کہ اس میں کسی کے تقرر کی گنجائش ہو اس لئے جناب رسالت مآب کو آخر میں بھیج کر یہ اعلان فرما دیا کہ اب ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا بلکہ قیامت آئے گی"

(زمیندار ۲۱ اگست ۱۹۵۲ء)

یعنی فرماتے ہیں کہ نفوس انسانیہ کو تو روحانیت کے کمال و تکمیل سے خدا نے محروم نہیں رکھا تھا مگر کیا کیا جائے پہلے تو ایک ایک صدی میں کئی انبیاءؑ کا ظہور ہو جایا کرتا تھا۔ مگر افسوس اب ہمارے خدا کے پاس رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت سے لے کر کوئی وقت ہی نہیں کہ اس میں کسی اپنے مامور کو مقرر کر دیتا بس اب تو قیامت کی آمد آمد ہے!!! اس لئے اس کی انتظار کرو اور نبوت کی باتیں ترک کر دو۔

ایک نامکمل خبر

زمیندار کے رپورٹر نے ایک خبر لکھی ہے کہ مولانا اختر علی و ظفر علی کے نام کسی "سالار فدائیان قادیان لاہور اور ربوہ" نے مندرجہ ذیل خط لکھا ہے:۔

"تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ فوراً جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر مرزا غلام احمدؑ کو نبی مانو ورنہ تمہارا اور ان تمام بڑے بڑے مولویوں کا حشر لیاقت علی جیسا ہوگا۔ تمام وزیروں کو بھی اطلاع کر دی گئی ہے۔ اب ہوشیار ہو جاؤ ۱۹۵۲ء ختم نہ ہوگا۔"

رپورٹر صاحب بھی کیا ستم ظریف انسان ہیں کہ آپ نے اس سے آگے دیدہ دانستہ یہ لکھنا چھوڑ دیا ہے کہ:۔

"اس کے بعد مولانا کو جاگ آ گئی"

اگر یہ عبارت لکھ دی جاتی تو نہ صرف خبر ہی مکمل ہو جاتی بلکہ اس سے فدائیان ختم نبوت کا بڑھتا ہوا اضطراب بھی رک جاتا۔ اور مولانا کی ظرافت طبع کا ثبوت مزید براں مہیا ہو جاتا۔

"جاہل علماء"

حیدرآباد (سندھ) کے ایک عالم نے جو شاعر اللہ قاری اور حاجی بھی ہیں "شرمناک پابندیوں کا انکشاف" کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع فرمایا ہے جس میں حجاج کی چند تکالیف کا ذکر کیا ہے اور ان کی سب ذمہ داری وزیر خارجہ پاکستان پر دے ڈالی ہے۔ یہ "شرمناک پابندیاں" کیا ہیں؟ آپ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:۔

(۱) حاجی اپنی کمائی کا روپیہ مراکز اسلام میں خرچ نہیں کر سکتا (۲) مکہ مدینہ کے باشندوں کی مالی امداد نہیں کر سکتا (۳) مکہ مدینہ میں کوئی بیمہ یا منی آرڈر نہیں جا سکتا (۴) متعین رقم سے زائد کوئی رقم رکھنے کی اجازت نہیں (۵) وزن مقررہ سے زائد سوغاتیں مکہ سے لانے پر ظفر اللہ خان "قادیانی" کے حسب منشاء محصول لیا جاتا ہے"

جس ملک کے "علماء" اس قدر جاہل ہوں کہ انہیں اپنی آزاد مملکت کے دار الخلافہ سے قریب ہوتے ہوئے بھی یہ پتہ نہ چل سکے کہ روپے کے معاملات کا فیصلہ وزیر خارجہ نہیں بلکہ وزیر مالیات کیا کرتا ہے وہ ملک نعرہ بازی کے میچ تو جیت سکتا ہے مگر کوئی عملی کارنامہ نہیں دکھا سکتا ؎

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

ہم معافی طلب کرتے ہیں

مذکورہ بالا ٹریکٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے کسی جگہ یہ کہا ہے کہ چونکہ ہمارا جلسہ بھی دین اسلام کی خدمت کے لئے ایک اجتماع ہے اس لئے یہ بھی بمنزلہ حج ہے اور جیسا حج میں رفث اور فسوق اور جدال منع ہے ایسا ہی اس جلسہ پر بھی لوگوں کو ایسے افعال سے بچنا چاہیئے۔

اس بات کا حوالہ دیتے ہوئے یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ:

"گویا کہ آیت فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج قادیان کے جلسہ کے بارہ میں نازل ہوئی ہے"

ہم مکرم جناب "قاری محمد طفیل صاحب نقشبندی واکین مجلس تحفظ نبوت حیدرآباد (سندھ)" سے نہایت باادب معافی طلب کرتے ہیں۔ درحقیقت کہنا یہ چاہیئے تھا کہ جتنی دنیا مکہ مکرمہ سے باہر ہے اس میں رفث، فسوق اور جدال کا بازار گرم کر کے مولویوں کو خدائے قدوس کا قرب حاصل کرنا چاہیئے۔

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور ختم نبوت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:۔

"کنت خاتم النبیین والآدم بین الماء والطین۔" (مشکوٰۃ) یعنی میں اس وقت سے ختم نبوت کے مقام پر فائز ہوں۔ جبکہ حضرت آدم ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔

یہ حدیث ذہن میں رکھ کر غور فرمائیے کہ احراری علماء کے نزدیک ختم نبوت کے جو معنے ہیں۔ اگر وہ صحیح ہیں۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ خدا تعالےٰ نے خود ہی حضورؐ کو ابتدائے آفرینش میں خاتم النبیین بنایا۔ اور خود ہی تمام پیغمبروں کو آپؐ کے بعد مبعوث کر دیا۔ گویا "تاج و تخت ختم نبوت" پر آج تک ایک لاکھ چوبیس ہزار مرتبہ چوٹ لگائی گئی۔ اور ہر دفعہ اس کا "ارتکاب" اللہ تعالےٰ نے ہی کیا۔

لیکن خیر کم از کم احرار جیسے "محافظین ختم نبوت" کو تو اس "جرم" سے باز رہتے ہوئے تمام گذشتہ انبیاءؑ کی نبوت سے منکر ہو جانا چاہیئے۔ تا جب تک وہ زندہ موجود رہیں۔ اس وقت تک تو "ختم نبوت" کا پوری طرح تحفظ ہوتا رہے۔ کیا احراری توجہ دیں گے؟

انگریز کے "زرخرید" مولوی

۱۹۳۴ء کے بخاری کیس میں احراریوں کی طرف سے انگریز عدالت میں کہا گیا۔ کہ جماعت احمدیہ نے قادیان کی حدود میں انگریزی حکومت تقریباً معطل کر ڈالی تھی۔ یہ تو "خود کاشتہ پودا" کا کام ہے۔ مگر دوسری طرف انگریز کے خلاف نبرد آزما ہونے والے مولوی کا کارنامہ سنیئے۔ آزاد لکھتا ہے:۔

"ہر ملک کے مقامی مولویوں کو اپنے ساتھ گانٹھ کر ان سے جاسوسی کے کام لئے جاتے ہیں۔ وہاں ولی بنائے جاتے ہیں۔ مزار قائم کئے جاتے ہیں۔ معجزہ دکھانے والے پیر بنائے جاتے ہیں۔"

(آزاد تشکر نمبر)

فرمائیے یہ زرخرید مولوی اور پیر کون ہیں؟ اور پاکستان میں انگریز کے ان جاسوسوں کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی بجائے انہیں منبر رسول پر وعظ کرنے کی کیوں کھلی چھٹی دی جا رہی ہے؟

محمد مصطفیٰؐ کا عاشق مسلمان نہیں؟

آزاد لکھتا ہے:۔

"حضور علیہ السلام کی تعریف تو انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ حضرت آدم سے لیکر قیامت تک کسی نبی کسی مرسل اور کسی بشر کی طاقت نہیں۔ کہ آپ کی تعریف کر سکے۔ مرسلین کے بعد حضورؐ کے اصحابؓ تابعین کا شمار ہے۔ اور ان کا بھی یہی حال ہے۔ باقی امت تو کسی شمار و قطار میں نہیں۔ بہر حال اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کو راہ عرفان میں جو کچھ مشاہدات پیش آتے ہیں۔ وہ حضورؐ کے نور مقدس سے ہی توسل رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں علمائے کرام نے حضور کی جو تعریف کی ہے۔ وہ آپ کے اسوہ حسنہ اور علم الحدیث سے ماخوذ ہے۔

تمام انبیاء۔ صوفیاء۔ اور علماء کا ذکر کرنے کے بعد آزاد نے لکھا ہے۔ کہ حقیقی تعریف وہی ہے۔ جو اس شعر میں بیان ہوئی ہے۔

"ورنہ حضور کی تعریف یہی ہے۔ ؎

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہان محمدؐ

(آزاد ۲۹ دسمبر ۱۹۵۰ء)

سنا آپ نے یہ شعر بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب کا ہے۔ گویا آزاد کو بھی اقرار ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح تعریف اگر کسی نے کی ہے۔ تو نعوذ باللہ اس نے جو ختم نبوت کا منکر، کافر، مرتد اور دجال ہے۔ باقی سب صلحاء و اولیاء اس سے محروم رہے ہیں۔ کیا اس سے زیادہ سر پھرا خیال اور کوئی ہو سکتا ہے۔؟

"تسنیم" کا "صالح" جھوٹ

مودودی اخبار تسنیم رقمطراز ہے:۔

"پاکستان کے سفارت خانے بیرونی ملکوں میں مذکورہ بالا فرائض جس خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ بہت سے ملکوں کے باشندوں کو خبر نہیں ہے۔ کہ پاکستان کی کوئی ریاست اس کرۂ ارض پر موجود ہے۔" (۲۲ اگست ۱۹۵۲ء)

بالکل درست فرمایا۔ یہ ہزاروں آدمی جو یورپ امریکہ اور ایشیائے اقصیٰ سے پاکستان آ رہے ہیں۔ درحقیقت پاکستان کا سن کر نہیں آ رہے وہ لیتے ٹکٹ کلکتہ کا ہیں۔ لیکن مودودی صاحب کی طرح پہنچ پاکستان جاتے ہیں

کیا یہی "ماجے ساجے" تو نہیں؟

تسنیم لکھتا ہے:۔

"یوم استقلال کی تقریب پر غنڈہ گردی اور اخلاقی پستی کا جو مظاہرہ ہوا۔ اور ہماری ملی غیرت و حمیت کا جنازہ جس طرح اٹھا۔ اس کی تفصیلات اتنی شرمناک ہیں۔ کہ انہیں سن کر ہر شخص کا سر فرطِ ندامت سے جھک جائیگا۔"

"خواتین کے سروں سے چادریں الٹنے۔ ان کو اغوا کرنے کی کوشش کرنے۔ مغلظ فقرے کسنے اور ازار بند کاٹنے کے شرمناک واقعات سننے میں آئے ہیں۔"

کیا مولانا سید ابو الحسنات صاحب بتائیں گے کہ کیا یہی "وہ ماجے ساجے" تو نہیں۔ جن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا تھا:۔

"مولوی حضرات ہی پیش نہیں۔ بلکہ میرے نزدیک تو پنجابی اصطلاح میں جنہیں ساجے اور ماجے کہا جاتا ہے۔ وہ شاید محمدؐ عربی کی عزت و ناموس کی خاطر سب سے زیادہ قربانی کر جائیں۔"

(آزاد ۲۷ اگست)

ولادت:۔ ملک عبد الحی خانصاحب فورمین سٹیل جنرل اطر بھلورہ لاہور کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل مورخہ ۳ ۹ ۵۲ بروز منگل پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت نو مولود کی درازئ عمر کیلئے دعا فرمائیں۔ ماسٹر عطا محمد حضور کالونی اچھی

آہ! ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب مرحوم

(از مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔اے۔ایل۔ایل بی سابق امام مسجد احمدیہ لنڈن)

ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب کی وفات کی اطلاع سے سخت صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ دوست مرحوم کو غریقِ رحمت کرے۔ آمین۔

۱۹۴۵ء میں جب مجھے انگلستان تبلیغ کے لئے بھیجا گیا۔ ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب مرحوم ان دنوں وہاں نہ تھے۔ ان کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب مشن ہاؤس میں ہی مقیم تھے۔ آنریری سکرٹری کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب مرحوم قادیان کی زیارت سے مشرف ہوکر انگلستان پہنچے۔ تو پہلی بار ان سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بتایا۔ کہ انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کیا۔ اور حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ جنوبی افریقہ میں تبلیغ کی خدمت سرانجام دیں۔ حضور کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں انہوں نے جنوبی افریقہ میں جاکر کام شروع کرنے کا عزم ظاہر فرمایا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد آپ وہاں تشریف لے گئے۔ ان کے اس عرصۂ قیام میں مجھے ان سے تعارف پیدا ہوا۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم غالباً ۱۹۴۸ء کے شروع میں دوبارہ جنوبی افریقہ سے انگلستان تشریف لائے۔ اپنے ملک میں تبلیغ کے حالات سنائے۔ اور بتایا کہ خدا کے کرم سے ایک طبقہ عقائد میں ان کے ہم آہنگ ہو چکا ہے۔ میں نے خود بعض جنوبی افریقہ کے احباب کے لکھے ہوئے خط پڑھے۔ جن میں احمدیت کی صداقت کا اقرار تھا۔

ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب تو مشن کے کام میں میرے معاون تھے ہی۔ ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب نے بھی اپنے آپ کو پیش کیا۔ کہ جتنا عرصہ وہ انگلستان میں ہیں۔ ان کی خواہش ہے۔ کہ وہ کوئی خدمت بجا لاسکیں۔ میں نے ان کے اس جذبہ کو سراہا۔ اور بعض کام ان کے لئے تجویز کئے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب مرحوم نے ایک اور اہم امر کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہمارے پاس ایسا انگریزی لٹریچر تو ہے۔ کہ جس کے مطالعہ سے غیر مذاہب والے خصوصاً عیسائی اسلام کی صداقت کو شناخت کرسکیں۔ لیکن نومسلمین کی تعلیم و تربیت کے لئے انگریزی لٹریچر کی بہت زیادہ کمی ہے۔ اردو زبان میں قیمتی لٹریچر موجود ہے۔ ہمیں اسے انگریزی زبان کا جامہ پہنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میں نے ان سے اتفاق ظاہر کیا۔ اور اپنی بے بضاعتی کے باوجود آمادہ ہوگیا۔ کہ کسی کتاب کا انگریزی میں ترجمہ کیا جائے۔ باہم مشورہ سے ہم نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک کتاب انتخاب کی۔ ڈاکٹر صاحب لنڈن سے باہر مقیم تھے۔ انہوں نے حسب پروگرام مشن ہاؤس آنا شروع کردیا۔ میں لکھواتا جاتا۔ اور وہ لکھتے جاتے میں نے ڈاکٹر صاحب مرحوم کو لکھنے کے لئے کاغذ پیش کئے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ وہ اپنی نوٹ بک میں ہی لکھنا چاہتے ہیں۔ تا یہ ان کے پاس ہی رہے۔ اور وہ اسے استعمال کرسکیں۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے پھر واپسی کا پروگرام بنایا۔ جس قدر ترجمہ کیا جا چکا تھا۔ انہوں نے صاف لکھ کر اپنے چھوٹے بھائی ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب کو دیا۔ انہوں نے اسے ٹائپ کیا۔ اور اپنے برادر اکبر کے چھوڑے ہوئے کام کو پورا کیا۔ میں نے یہ واقعہ اس لئے لکھا ہے۔ تا احباب جماعت کو معلوم ہو۔ کہ ہم سے جدا ہونے والا ہمارا بھائی سلسلہ کی خدمت کا کیسا جذبہ رکھتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم خرابیٔ موسم کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنی جیب سے کرایہ خرچ کر مشقت برداشت کرکے آتے۔ اور ہمت کے ساتھ اس خدمت کو سرانجام دیتے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم بڑے علم دوست اور نکتہ سنج تھے۔ جس مضمون کا ترجمہ کرتے۔ اس کے مختلف پہلوؤں پر بحث کرتے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے شروع ہی میں فرمایا تھا۔ کہ ہر خدمت کے لئے جو ان کے سپرد کی جائے۔ وہ حاضر ہیں اور وہ اپنے اس قول پر قائم رہے۔ انہوں نے مجھے شکایت کا موقع نہ دیا۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم میں بے لوث خدمت کا جذبہ تھا۔ جس کے ساتھ قطعی طور پر شہرت کی کسی خواہش کی ملونی نہ تھی۔ وہ اپنی جیب سے خرچ کرتے۔ خدمتِ دین سرانجام دیتے۔ اور دنیاوی نام و نمود کا خیال ان کے قریب نہ آتا۔

تقریر کی اچھی قابلیت تھی۔ فی البدیہہ نہایت اعلیٰ تقریر کرسکتے تھے۔ مسجد لنڈن کی میٹنگوں میں شریک ہونے والے دوست اسے خوب جانتے ہیں۔ انگلستان کی ایک اہم مجلس The Society for The study of Religions کے ساتھ میں نے طے کی۔ کہ مختلف ممالک میں اسلام پر تقاریر کی جائیں۔ ڈائرکٹر اسلامک کلچر سنٹر اور امام مسجد ووکنگ اور خاکسار کے علاوہ ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب کو "جنوبی افریقہ میں اسلام" کے موضوع پر تقریر کی دعوت دی گئی۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضمون کو نہایت خوبی سے نبھایا۔ اور لطیف پیرایہ میں احمدیت کی تبلیغ بھی کرگئے۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر سوسائٹی کے رسالہ Religion میں شائع ہوئی۔

مرحوم زرخیز دماغ کے مالک اور غور و فکر کے عادی تھے۔ اور احمدیت کو پھیلانے۔ مشن کے کام کو وسیع کرنے کی تجاویز سوچتے رہتے۔ اور اکثر مجھ سے بحث کرتے۔ جب تک انگلستان رہے۔ آپ اور آپ کے بھائی ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب میرے مشیر رہے۔ تقریباً مشن کے ہر اہم کام میں ان سے مشورہ لیا کرتا۔ اور ان کا مشورہ سلجھا ہوا اور مفید ہوتا۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم کا اطاعتِ امیر کا جذبہ قابلِ قدر تھا۔ جب بھی انہیں کوئی کام کہا۔ انہوں نے خندہ پیشانی سے کہا۔ امیر کے حکم کی تعمیل ہوگی۔

مرحوم میں شکر گذاری اور قدردانی کا جذبہ بھی بہت پایا جاتا تھا۔ جن سے انہیں فیض حاصل ہوا تھا۔ وہ احترام سے ان کا ذکر کرتے۔ اچھی تقریر یا تحریر کی وہ داد دیتے۔ اور ہمت بڑھاتے۔ اس کے ساتھ ہی ان میں تنقید کا جذبہ بھی تھا۔ اچھی بات کی تعریف کے ساتھ نقص کی برائی کی طرف بھی توجہ دلاتے۔ مرحوم کے اس وصف سے میں نے بہت فائدہ اٹھایا۔ اگر کبھی میں ان کی تنقید کو درست نہ سمجھتا۔ تو حقیقت کو ان پر واضح کر دیتا۔ جس پر ان کی تشفی ہو جاتی۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم کو ذیابیطس کی شکایت تھی۔ اور یہ مرض اس وجہ سے زیادہ خطرناک تھا۔ کہ انہیں انسولین کے ٹیکے موافق نہ آتے تھے۔ تاہم یہ مرض ان کی قلبی بشاشت اور خوش طبعی پر اثر انداز نہ ہوتا تھا۔ وہ ایک خوش ذوق اور ہنس مکھ دوست تھے۔ ان کی موجودگی مجلس پر ایک خوشگوار اثر ڈالتی۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم کے والد صاحب اپنی اولاد کیلئے ایک ٹرسٹ قائم کرگئے تھے۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب معیشت سے بے فکری کے ساتھ قبول احمدیت کے بعد اپنے وقت کا خاصہ حصہ حصولِ علم اور خدمتِ دین میں صرف کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرماوے۔ ہمیں اس صدمہ میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کے اعزا و اقارب خصوصاً ان کے بھائی محترمی ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب سے بہت ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبرِ جمیل بخشے اور ان کی خوبیاں ان کے خاندان کے باقی افراد میں بھی پیدا کرے۔ اور جنوبی افریقہ کو ان کا نعم البدل عطا فرماوے۔ آمین اور اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ ان کی خدمات کا انہیں بڑھ چڑھ کر اجر دے۔ وہ بہت جلد دنیا سے اٹھا لئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اعلیٰ نیتوں کو قبول کرے۔ اور غیر منقطع اجر بخشے۔ اور جنت میں ان کے درجات بلند کرے آمین۔ مبلغین کرام اور جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ مرحوم کا جنازہ غائب ادا فرمادیں۔

دعائے مغفرت

(۱) برادرم قریشی مبارک احمد صاحب انور فاروقی کارکن نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا چھوٹا لڑکا کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲ ستمبر کو رات کے ساڑھے گیارہ بجے اپنے مولا حقیقی سے جاملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو نعم البدل عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرماوے۔ محمود احمد قریشی

(۲) میری پیاری بچی زاہدہ پروین بعمر ۲ سال ستاماہ یکم ستمبر بروز عید بوقت ساڑھے چھ بجے صبح مختصر سی علالت کے بعد ہم کو ہمیشہ ہمیش کے لئے داغِ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی سے جاملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سلسلہ سے مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ نیز میری چچا زاد ہمشیرہ عزیزہ صادقہ بنت چودھری عبدالکریم عارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے احبابِ سلسلہ۔ صحابہ کرام نیز درویشانِ قادیان سے خاص طور پر درخواست دعا ہے۔ چودھری بشیر احمد ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ A.A /1486 Akal Garh Rawalpindi

درخواست ہائے دعاء

(۱) عزیزم احسان الٰہی عمر ۲½ سال بعارضہ ٹائیفائڈ ۱۹ یوم سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ فضل الٰہی ارشد احمدی یونائیٹڈ ملز خیرپور سندھ

(۲) مجھے ملازمت سے علیحدہ کردیا گیا ہے۔ اس کی اپیل دائر کی ہوئی ہے۔ احباب میری کامیابی اور کام پر بحالی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد ابراہیم ملازم ریلوے پولیس مغل پورہ۔

ولادت

(۱) شیخ مبارک احمد صاحب آف ریلوے بورڈ کراچی کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۵ ۸/۵۲ کو دوسرا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ وہ تمام بزرگان و احباب جماعتہائے پاکستان و ممالک غیر سے عزیز کے نیک و خادم دین ہونے نیز لمبی و بابرکت عمر پانے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تبلیغ

جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مکہ ہی میں تھے۔ تو خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ "وانذر عشیرتک الاقربین" کہ اے رسول اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا اور تبلیغ کر۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی پر چڑھ کر قبائل کو بلایا۔ اور جب سب جمع ہوگئے۔ تو آپ نے پوچھا۔ کہ اگر میں آپ لوگوں کو یہ خبر دوں۔ کہ اس پہاڑی کے پیچھے ایک جرار لشکر تم پر چڑھائی کرکے تمہیں تباہ کرنا چاہتا ہے۔ تو کیا تم اس بات کو مانو گے۔ باوجودیکہ یہ امر محالات سے تھا کہ پہاڑی کے پیچھے ایسا لشکر جمع ہو جاتا۔ اور کسی کو پتہ بھی نہ لگتا۔ مگر سب نے کہا۔ کہ آپ چونکہ راستباز ہیں۔ اس لئے ہم مان لیں گے۔ تب آپ نے فرمایا۔ کہ انا النذیر العریان۔ کہ میں خدا کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ خدا کی طرف سے آمدہ صداقت کو قبول کرلو۔ ورنہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ اس پر ابو لہب بولا تبًّا لک الھٰذا دعوتنا کہ تیرے لئے ہلاکت ہو۔ کیا اس کے لئے تو نے ہمیں بلایا تھا۔ اور جمع کیا تھا۔ چنانچہ سب لوگ جھوٹا اور مجنون قرار دے کر چلے گئے۔ تاریخ اسلام میں لکھا ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کو سمجھانے کی بہت کوشش کی۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے۔ کہ لوگ شرک جیسے گند کو چھوڑ کر اسلامی توحید کے پرستار بن جائیں۔ لیکن لوگ اس گندے عقیدے کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے۔ جو لوگ آنحضرت صلعم کی سچی اور بے لوث تبلیغ پر ایمان لاتے تھے۔ ان کو مشرکین مکہ بہت تنگ کرتے تھے۔ جنگل میں پکڑ کر لیجاتے تھے۔ جلتی تپتی ریت پر لٹاتے تھے۔ اور ان کی چھاتی پر بڑی بھاری پتھر کی سلیں رکھ دیتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ اسلامی توحید کو چھوڑ دو۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کردو۔ اس برے سلوک پر بعض مخلصین تو اپنی جانیں قربان کر دیتے تھے۔ اور تکالیف و مصائب اٹھا کر بھی اسلامی توحید کو نہ چھوڑتے تھے۔ اور بعض کمزور لوگ ارتداد بھی اختیار کر لیتے تھے۔ جب مکہ والوں نے تبلیغ اسلام سننے سے انکار کیا۔ تو رسول کریم صلعم نے طائف کے سردار عبد یالیل کی دوستی سے وہاں تبلیغ اسلام کرنا چاہی۔ مگر وہاں کے لوگوں نے آپ سے بہت برا سلوک کیا۔ آپ کے پیچھے غنڈے اور بدمعاش لڑکے لگا دیئے جو تین میل تک آپ کے پیچھے پتھر چلاتے گئے۔ آپ کے ساتھ آپ کا وفادار غلام زید تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کیلئے آپ کے پیچھے پیچھے ہوتا تھا۔ تاکہ پتھر آنحضرت کو نہ لگیں۔ بلکہ اُسے لگیں۔ اور رسول اللہ صلعم کو کوئی گز مذ تک پہنچے۔ مگر ان ظالموں نے اس قدر پتھر چلائے۔ کہ رسول کریم صلعم کے ٹخنے لہولہان ہوگئے۔ تب پہاڑ کا فرشتہ آپ کے پاس آیا۔ اور عرض کیا کہ طائف کے لوگوں نے آپ سے ناروا سلوک کیا ہے۔ اگر آپ فرمائیں تو ان پر پہاڑ گرا کر ان کو ملیا میٹ کر دیا جائے۔ مگر آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ نہیں۔ میں ایسا نہیں چاہتا۔ بلکہ دعا فرمائی۔

اللّٰھم اھد قومی انھم لا یعلمون۔ کہ اے اللہ میری قوم کو ہدایت عطا فرما کہ یہ بُرا سلوک مجھ سے اس لئے کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ جانتے نہیں۔ جب طائف کے ظالمانہ سلوک کو دیکھ کر آنحضرت واپس آئے۔ تو یہ نہیں کیا۔ کہ مخالفین کی مخالفت سے ڈر کر بیٹھ گئے ہوں بلکہ تاریخ اسلام سے ثابت ہے۔ کہ آپ عکاظ۔ ذوالمجاز جو اس علاقہ میں میلہ کے طور پر لگتا تھا۔ اور بہت لوگ اس میلہ میں شریک ہوتے تھے میں تشریف لیجاتے۔ اور وہاں قبائل کے سرداروں کے پاس پہنچکر نہایت منت اور الحاح کے ساتھ درخواست کرتے

"ھل من رجل یحملنی الی قومہ فان قریشًا قد منعونی ان ابلغ کلام ربی۔"

کہ اے سردارو کیا تم میں سے کوئی ہے۔ جو مجھے اپنی قوم اور قبیلہ کے پاس لیجائے کیونکہ قریش مکہ نے خدا کا کلام پہنچانے سے مجھے روک دیا ہے۔ اللہ اللہ۔ کس شان کا نبی ہے جو ابھی فرما چکے ہیں وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ اس رحمۃ للعالمین کے ساتھ اس وقت کے مخالفین نے کیسا بُرا سلوک کیا۔ اور کس طرح آپ کو اور آپ کے صحابہ کو مظالم کا تختۂ مشق بنایا مگر کیا معلوم ہے کہ مخالفین کی ظالمانہ کارروائیوں اور آنحضرت اور صحابہ کرام کی مظلومیت کے باوجود تبلیغ اسلام کی کارروائیوں کا نتیجہ کیا ہوا یہی کہ اسلام غالب آیا۔ اور ظالم طبع لوگ فتح مکہ کے دن آنحضرت کے سامنے پیش ہوئے۔ آپ نے اسلامی تعلیم کے ماتحت سب کو معاف کر دیا۔ اور فرمایا۔ لا تثریب علیکم اذھبوا فانتم الطلقاء کہ میں تم کو ڈانٹ بھی نہیں بتلاتا۔ اور معاف کرتا ہوں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔ اس اعلیٰ اخلاق کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ سب لوگ اسلام میں داخل ہوگئے۔ اب بھی خدا ایسی قدرت نمائی دکھانا چاہتا ہے۔ احمدیہ جماعت جو اس وقت کمزور ہے۔ اور مخالفین خیال کرتے ہیں کہ ہم اسے بھسم کر دیں گے۔ ایسا نہ ہوگا۔ بلکہ احمدیت اس زمانہ کی صداقت ہے۔ اور قدرت نمائی کے طور پر خدا اسے قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور ضرور ہی کہ خدا کا منشا پورا ہو سوا

نہیں محصود گزر استہ قدرت تعالیٰ کا
خدا کی قدرتوں کا حصر دعویٰ ہے خدائی کا

مگر یہ خدائی منشا کسی جبری کارروائی کے ذریعہ نہیں۔ بلکہ خدا اس سلسلہ کو منہاج نبوت کے طریق پر کامیابی عطا کریگا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے احباب بھی تبلیغ کا یہی طریق اختیار کریں۔ جو خدا کے برگزیدہ لوگوں نے اختیار کیا۔ فافہم ولا تکن من المستعجلین

(قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبۂ تبلیغ)

وصایا:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۳۳۰۵:- تاج الدین ولد صوفی نبی بخش صاحب قوم راجپوت عمر ۶۶ سال بیعت $\frac{12}{28}$ ۱۸۹۶ ساکن چک $\frac{2}{10R}$ ڈاکخانہ رینالہ خورد ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{4}{52}$-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں نہ میرا کوئی مستقل اور معین ذریعہ معاش ہے۔ کبھی کسی موقعہ پر جب کچھ حالات سازگار ہوں۔ تو دمعیداری کرلیتا ہوں۔ اس قسم کے کام سے اس وقت میرے پاس صرف -/۲۰۰ روپیہ کی رقم ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے میری زندگی میں مجھے کوئی اور رقم دلائی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:- تاج الدین بقلم خود چک $\frac{2}{10R}$ ڈاکخانہ رینالہ خورد ضلع منٹگمری۔ گواہ شد:- ظفر اسلام انسپکٹر بیت المال

وصیت ۱۳۳۷۳:- حسین بی بی بیوہ اللہ رکھا صاحب قوم راجپوت پیشہ درزی عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کھڑوہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{52}$-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد و زیورات اس وقت -/۴۰۰ سونا تین تولے ڈنڈیاں و کنٹھہ اور مشین قیمت -/۱۰۰ روپیہ۔ کل مبلغ -/۵۰۰ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد تخمیناً -/۴ روپیہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر وصیت کرتی ہوں۔ موجودہ جائداد کے بعد اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:- حسین بی بی بیوہ اللہ رکھا بمقام کھڑوہ براستہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد:- محمد عبد العزیز امیر جماعت احمدیہ حلقہ دائے پور و قادر آباد گواہ شد:- عنایت اللہ کھڑوہ

وصیت ۱۳۴۰۴:- ماجدہ بیگم زوجہ نصر اللہ خان قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن توپکی ڈاکخانہ کاموں کی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{52}$-۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ یکصد روپیہ بذمہ خاوند اور ایک مشین لیف سیکنڈ ہینڈ جس کی قیمت یکصد روپیہ ہے کل -/۲۰۰ روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اور جائداد کوئی پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ الامتہ:- ماجدہ بیگم موصیہ زوجہ نصر اللہ خان بمقام توپکی ڈاکخانہ کاموں کی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد:- حمید اللہ خان کاموکی۔ گواہ شد نصر اللہ خان خاوند موصیہ

وصیت ۱۳۴۱۲:- رحیم بی بی زوجہ چوہدری چراغ الدین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت دسمبر ۱۹۴۲ء ساکن بھڑال ڈاکخانہ چینوں ہوم ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{52}$-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد تخمیناً -/۲۰۰ روپیہ حق مہر ہے۔ جو میرے پاس بصورت زیور موجود ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور حصہ یا جائداد میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:- رحیم بی بی موصیہ بمقام بھڑال ڈاکخانہ ہوم چینوں ضلع سیالکوٹ گواہ شد:- چراغ الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۳۴۲۱:- عزیز احمد ولد محمد عبد اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ موچی عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دانتہ ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ یکم مئی ۱۹۵۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے پاس اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ صرف -/۴۷ روپے ماہوار الاؤنس کی آمد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اور یہ وصیت اس جائداد پر بھی حاوی ہوگی۔ جو بعد میں پیدا کروں گا۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع وقتاً فوقتاً مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ العبد:- عزیز احمد کارکن وکالت تبشیر ربوہ۔ گواہ شد:- نور احمد واقف زندگی ربوہ۔ گواہ شد:- ملک نذیر احمد ریاض واقف زندگی

وصیت ۱۳۴۲۴:- نیک محمد ولد عبد اللہ قوم گوجر پیشہ دکانداری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن کھریا ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{4}{52}$-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری سابقہ جائداد مشرقی پنجاب رہ گئی ہے۔ اب موضع کھریا میں ۱۳ کنال زمین پختہ الاٹ ہوئی ہے۔ اور اس کو مزارعان سے کاشت کراتا ہوں۔ ششماہی ۹ من پختہ اناج آتا ہے۔ اس کے میں ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں علاوہ ازیں پر نہیں۔ بلکہ معمولی دکان کرتا ہوں۔ جس کا اندازہ -/۵ روپے ماہوار نفع آتا ہے۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ماہ بماہ ششماہی ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا مرنے پر جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد:- نیک محمد ساکن کھریا ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد:- چوہدری محمد حسین نمبردار کھریا گواہ شد:- علی محمد انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۳۲۱۱:- محمد ابراہیم ولد میاں جان محمد قوم ڈار پیشہ زراعت عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن ننگل شاہو ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{4}{49}$-۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ صرف سالانہ آمدنی پر گزارہ ہے۔ جو مبلغ -/۲۵۶ روپیہ ہے۔ غیر معین آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ حال ربوہ ضلع جھنگ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ منظور ہوگی۔ العبد:- محمد ابراہیم موصی۔ ساکن ننگل شاہو ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:- حاجی اللہ بخش سیکرٹری جماعت احمدیہ چیندرکے منگولے۔ گواہ شد:- خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

اگر جماعت احمدیہ کے خلاف موجودہ تحریک کو سختی سے دبانہ دیا گیا تو مستقبل میں اس کے نتائج انتہا خطرناک ہونگے

بعض سیاسی لیڈر عوام میں مقبول ہونے کے لئے فرقہ بندی کی اس آگ کو بھڑکا رہے ہیں

ہفت روزہ شیراز کراچی کا انتباہ

ہم بڑے خوف اور تشویش کی نظر سے اس تحریک کو پھلتے پھولتے اور نشوونما پاتے دیکھ رہے ہیں۔ جو بعض حضرات علماء کی طرف سے احمدی جماعت کے خلاف شروع کی گئی ہے۔ یہ آہستہ آہستہ عوام میں اپنی بنیادیں مضبوط کرتی اور مذہبی جتھہ بندیوں کی قدیم آگ سلگاتی جاتی ہے۔ مئی میں قادیانیوں کے خلاف ایک باقاعدہ اسکیم کے ماتحت جو ہنگامے ہوئے تھے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ بعض حضرات پھر کراچی میں ان کا اعادہ کرنا چاہتے ہیں پنجاب میں تو احراریوں نے احمدیوں کے خلاف باضابطہ تحریک شروع کر دی ہے۔ اور اس تحریک کے سلسلے میں قید و بند کی نوبت بھی آگئی ہے۔ صورت حالات کا مایوس کن رُخ یہ ہے۔ کہ کراچی کے بعض سیاسی لیڈروں نے بھی (جو عوام میں ہر طریق سے اپنے آپ کو مقبول بنانا چاہتے ہیں) اس مسئلے میں علماء سے اتحاد کر لیا ہے۔ چنانچہ آرام باغ کے ایک عظیم ترین جلسے میں جہاں حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری اور کراچی کے دوسرے علماء کرام نے احمدی فرقے کے خلاف آگ اُگلی۔ وہاں حسین امام صاحب اور نواب زادہ ولائت علی خان نے بھی زندہ باد کے نعروں کی چھاؤں میں فرقہ بندی کی اس آگ کو بھڑکایا ہم مرکزی حکومت کو متنبہ کرتے ہیں۔ کہ اگر ابھی سے اس فتنہ کو نہ دبایا گیا۔ تو مستقبل میں اس کے نتائج اتنے تباہ کن ہونگے کہ خدا کی پناہ ـــــ پاکستان کی بدقسمتی یہ بھی ہے۔ کہ یہاں سیاسی حیثیت سے کوئی ترقی یافتہ اپوزیشن پارٹی موجود نہیں ہے۔ اور چونکہ اپوزیشن کے لیڈر خود سخت بے اصول مجہول نظریات کے حامل اور اخلاقی نقطہ نظر سے دیوالیہ واقع ہوئے ہیں۔ لہذا وہ ہر اس تحریک کو جو کسی نہ کسی طرح برسر اقتدار پارٹی کی سیاسی حیثیت کو کمزور کر سکتی ہے۔ برسرعام سے اپنا لیتے ہیں۔ اینٹی قادیان تحریک کے سلسلے میں ان بے اصول سیاسی حریفوں کا کردار یہی ہے۔ کاش پاکستان کا ذہین طبقہ ان جذباتی ہنگاموں کے انسداد ہی کی حد تک اندرونی یکجہتی کا ثبوت دیتا۔ اب بھی وقت ہے کہ "ہم ملاؤں کے خلاف" ایک مرکز پر جمع ہو جائیں۔ ورنہ پاکستان میں اسلامی حکومت تو کیا قائم ہو گی "ملاراج" ضرور قائم ہو جائے گا۔

ـــــ پاکستان میں ترقی پسند سیاسی اور مذہبی تحریکوں کے فقدان کے سبب وہ اخبارات قابل مبارکباد ہیں جو اس نازک موقع پر شعور و بصیرت کا علم بلند کئے ہوئے ہیں۔ ان میں "ڈان" کا نام سر فہرست آتا ہے۔ جن کے فاضل محب وطن اور اسلام دوست مدیر الطاف حسین نے بڑی جرأت کے ساتھ فتنہ پسند ملاؤں اور تخریب کوش مدعیان دین کے خلاف علم جہاد بلند کیا ہے۔ اور قوم کے باشعور طبقے سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ملاکلاس کے خلاف جو ہمیشہ سے بدترین قسم کی سیاسی بگری اور سماجی رجعت پسندی کا نقیب رہا ہے۔ اور جس کے ہاتھوں شروع ہی سے ہماری قوم کے مفکر، دانشور اور اہل قلم زحمت اُٹھاتے رہے ہیں، صف بند اور سرگرم ہو جائیے۔ ہم "ڈان" کے فاضل مدیر کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ "ملازم" کے خلاف اس کا نعرہ قوم کے پڑھے لکھے طبقے کے ذہن و قلب کی صدائے بازگشت ہے۔ کاش پاکستان کے دوسرے اخبارات بھی اس جہاد میں ڈان کی عملی تائید کریں۔ اس سے پہلے ہم "سول اینڈ ملٹری گزٹ" (کراچی) کو "اینٹی ملا تحریک" کے سلسلے میں مبارکباد پیش کر چکے ہیں۔ اب معاصر ڈان کو اپنے حقیر تعاون کا یقین دلاتے ہوئے اس دلیرانہ اقدام پر اسے مبارکباد دیتے ہیں۔

(ہفت روزہ "شیراز" کراچی ۳۰ جولائی ۱۹۵۲ء)

جماعت اسلامی کے بزرگوں کی خدمت میں

از مولانا ابو رشید وجدانی

(ضروری نہیں کہ ادارہ الفضل مضمون نگار کی ہر بات سے متفق ہو)

گذشتہ چند ماہ کے عرصہ میں میں نے پاکستان کے اردو اخباروں میں بعض مسائل پر متعدد مضامین لکھے ہیں۔ جو اہل فکر کے حلقوں میں استحسان کی نظر سے دیکھے گئے اور اکثر پڑھنے والوں کے قلوب و اذہان پر ان کا نہایت مفید اثر مترتب ہوا۔ اگر ان مضامین کے خلاف کسی کو آواز بلند کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو وہ صرف جماعت اسلامی کے جرائد و جماعتیں تھے۔ جن میں "کوثر"، "تسنیم"، نصر اللہ خان عزیز، امین احسن اصلاحی، نعیم صدیقی، اعجاز قریشی اور ماہر القادری نمایاں ہیں۔ اگرچہ میرے مضامین میں نہ اصولِ دین قیم سے کبھی انحراف کیا گیا۔ نہ کسی فرد یا گروہ کو تعریض و مخالفت کا نشانہ بنایا گیا۔ لیکن "صالحین" کے اس گروہ نے کج بحثی اور تضحیک و استہزاء میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ طول و طویل لیکن لاطائل اور غیر متعلق مقالات لکھے۔ صرف اپنے آپ کو اسلام کا اجارہ دار اور دوسرے تمام مسلمانوں کو علم دین اور مصالح ملت سے بے بہرہ قرار دیا۔

"اسلامی ادب" کے نمونے کی افسانہ طرازی اور انشاء پردازی بھی کی۔ یہاں تک کہ ماہر القادری نے تو نہ صرف مجھے "ابن رشید وجدانی" لکھ کر "تنابزوا بالالقاب" کا ارتکاب کیا بلکہ میرا نام ملت کے تاریخی غداروں میں شامل کر کے اپنی مخصوص اسلامیت، صالحیت، رواداری اور دیانت داری کا ثبوت دیا۔

اب یہ حضرات اور ان کے اخبار بار بار فرما رہے ہیں کہ:-

"یہ ابو رشید وجدانی کون ہے؟
یہ پردے کے پیچھے کیوں چھپا ہے؟
سامنے آ کر بات کرے۔"

ہر شخص جسے نفسیات انسانی کا معمولی علم بھی حاصل ہے اس للکار کا یہی مطلب سمجھے گا کہ ان لوگوں کو بحث و نظر کی سنجیدگی سے واسطہ نہیں۔ وہ

انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال

کے حکیمانہ ارشاد کی صحت کے قائل نہیں۔ بلکہ اپنی عادت مستمرہ اور اپنی فطرت معاندانہ کے مطابق یہ چاہتے ہیں کہ ابو رشید وجدانی اگر کہیں مل جائے تو اس کو بدنام و رسوا کریں۔ اس پر عوام کالانعام کی یورش کرائیں اور اس پر کفر کا فتویٰ لگا کر اس کا نام۔

"غیر مسلم اقلیت" کی فہرست رائے دہندگان میں درج کرا دیں۔

خدا جانے یہ نکرۂ نظر کا کون سا طریقہ ہے اور "صالحیت" کے کون سے شعبے میں شامل ہے

میں نے اب تک جتنے مضامین لکھے ہیں ان میں قرآن و سنت کو مقدم رکھا ہے۔ پاکستان میں اسلامی معاشرے اور اسلامی حکومت کے قیام کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ علمائے اسلام سے دردمندانہ التجائیں کی ہیں۔ مغرب پرست اور تفریح پسند طبقے کی علی الاعلان مخالفت کی ہے۔ پھر خدا جانے اقامت دین اور صالحیت کے علمبردار مجھ سے اس قدر ناخوش کیوں ہیں۔ انہیں میرے بعض خیالات سے اختلاف کا حق ہر وقت حاصل ہے لیکن اس اختلاف کو معاندت تک پہنچا دینے کی کوئی وجہ کم از کم مجھے تو نظر نہیں آتی۔ اب تک میں نے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:-

"پاکستان کا آئندہ دستور اور اس کی تعزیرات و حدود کتاب اللہ اور سنت رسول کی بنیاد پر قائم ہونی چاہئیں۔ خدا اور رسولؐ کے احکام کے بعد جو کچھ سلف صالحین نے کیا یا کہا اس سے ہم بقدر ضرورت اخذ تو کر سکتے ہیں لیکن وہ ہمارے لئے سند یا واجب التعمیل نہیں۔ نحن رجال و ہم رجال ہمیں اپنے زمانے کی ضرورتوں اور تقاضوں کے مطابق فقہ اسلامی کی نئی تشکیل کرنی چاہیئے۔ اور یہ کام علماء اور ماہرین قانون کو مل کر انجام دینا چاہیئے۔ کیونکہ موجودہ فقہ کے اکثر احکام وقتی تھے بدلے ہوئے حالات کے ماتحت بیکار ہو چکے ہیں اور زمانہ حاضر میں بعض ایسے مسائل بھی پیدا ہو گئے ہیں جن کا علم ائمہ مجتہدین کو نہ تھا کیونکہ وہ مسائل ان کے زمانہ میں موجود ہی نہ تھے۔ ان مسائل میں دینی رہنمائی مہیا کرنے کے لئے صحیح الفکر علماء کو اجتہاد سے کام لینا چاہیئے چونکہ اسلام جمود سے بیگانہ اور ترقی پسند مذہب ہے جس نے گذشتہ چودہ سو سال تک ہر زمانہ اور ہر ملک کے لوگوں کے لئے دینی و دنیاوی ہدایت مہیا کی ہے۔ اس لئے اسے زمانہ حاضرہ میں بھی تمام جدید تہذیبوں اور سیاسی و اقتصادی مسلکوں پر اپنی برتری ثابت کرنی چاہیئے۔ یہ کام اجتہاد اور تعبیر جدید کے بغیر انجام نہیں پا سکتا۔"

میں نے یہ بھی لکھا ہے کہ دینی حکومت اور اسلامی حکومت حضرات خلفائے راشدین کے بعد سے آج تک قائم نہیں ہوئی۔ البتہ مسلمانوں کی حکومتیں بے شمار ہو چکی ہیں اور آج کل بھی موجود ہیں۔ اگر پرانے زمانہ میں اموی، عباسی، اندلسی، فاطمی، مغل وغیرہ کی حکومتیں قائم تھیں تو آج بھی ترکی، مصر، ایران، عراق وغیرہ میں حکومتیں موجود ہیں۔ لیکن "اسلامی حکومت" اور "مسلمانوں کی حکومت" میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ میرے نزدیک مسلمانوں کی تمام حکومتیں "سیکولر" تھیں اور ہیں اور پاکستان میں بھی جو حکومت قائم ہو سکتی ہے اور ہو گی وہ "سیکولر" ہی ہو گی۔ ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ وہ "مسلمانوں کی اسلامی حکومت" ہو اور

وہ مسلمان سچ مچ مسلمان ہوں۔ "سیکولر" حکومت کے نام سے لوگوں کے بدکنے کی وجہ یہ ہے کہ یورپ میں سیکولر حکومت کا تصور بالکل لامذہبیت کا خال ہے۔ مسلمان کو چاہیئے کہ پاکستان میں وہ حکومت قائم کرے جو اپنی جمہوری ازادات اور دستور و آئین کے اعتبار سے بالکل جدید و ترقی یافتہ حکومت ہو۔ لیکن خدا فراموشی۔ اخلاق کشی۔ دیانت سے بیگانگی جارحانہ وطنیت اور سفاکی سے بالکل خالی ہو جو مغرب کی سیکولر حکومتوں کی نمایاں خصوصیات ہیں اور جن سے مسلمانوں کو دور بھاگنا چاہیئے۔ یہی ایک عملی صورت ہے۔ جس سے ہم زمانہ حاضر کے تقاضوں کا ساتھ بھی دے سکتے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کی جمہوری حکومت بھی قائم کر سکتے ہیں اور اسلام کی اقدار، اخلاق، اصول عدل و مساوات، کفالت جمہور وغیرہ کو بھی محفوظ رکھ کر دنیا کے لئے قابل تقلید نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔

میں نے بار بار علمائے اسلام اور اقامت دین کے علمبرداروں کو اس امر کی طرف متوجہ کیا ہے کہ جمہوریت کے دور میں وہ پرانا اصول بیکار ہو گیا ہے کہ "جیسا راجہ ویسی پرجا"

اب اصول یہ ہے کہ "جیسی پرجا ویسا راجہ" اگر آپ چاہتے ہیں کہ جمہوری حکومت کے خدوخال اسلامی ہو جائیں تو ووٹروں کو اسلام کا پابند بنائیے آج فحش و خیانت کی جو قیامت بپا ہے اس کو کوئی شدید سے شدید قانون بھی نابود نہیں کر سکتا۔ البتہ ہدایت و ارشاد اور وعظ و نصیحت سے حالات کی اصلاح ممکن ہے۔ علمائے کرام کا حقیقی فرض ہے کہ وہ عوام کے اخلاق و اعمال کو درست کرنے کے لئے وعظ و تلقین کا سلسلہ جاری کریں۔ اور آج کل کی بعض نام نہاد "سیاسی" شورشوں سے بچیں۔ جن میں شامل ہونا ان کے شایانِ شان نہیں ہے اور جن کی کامیابی سے ملک و قوم کو ذرہ برابر نفع نہیں پہنچ سکتا۔

خدا کی شان ہے کہ امت محمدیہ پر یہ وقت بھی آنا تھا کہ ایک شخص حضرات علماء کو ان کا وہ فرض یاد دلاتا ہے جو "وارثین نبوت" کی حیثیت سے ان پر عاید ہوتا ہے۔ اور علماء کے حامی اس شخص کو گالیاں دیتے ہیں۔ اس کو الحاد و زندقہ سے متہم کرتے ہیں۔ اور اس پر دین و سیاست کے افتراق کی حمایت کا الزام عاید کرتے ہیں۔ حالانکہ اس شخص کی نیت یہ ہے کہ علماء اپنا فرض ادا کر کے قوم کو نیک بنائیں اور قوم کے محبوب سردار بن جائیں۔ کیا ایسا شخص دین کا بدخواہ اور علمائے دین کا دشمن ہو سکتا ہے؟ لیکن علماء اس پر مصر ہیں کہ وہ تکفیر، احتجاج شورش انگیزی کے جلسوں میں تقریریں کریں گے۔ جلوس نکالیں گے۔ نعرے لگائیں گے مسلمانوں کو آپس میں لڑوائیں گے سبھی کچھ کریں گے۔ لیکن مسلمانوں کے اخلاق کو درست کرنے کے لئے کوئی تحریک جاری نہ کریں گے۔

ان چند سطور کو پڑھ کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ میرا نقطہ نگاہ کیا ہے اور اس میں وہ کونسی بات ہے جس کی بنا پر میں علماء اور ان کے علمبرداروں کے نزدیک معتوب ہو رہا ہوں۔ میں ماہر القادری کو الزام نہیں دیتا اس لئے کہ وہ ایک عاشق مزاج رومانی شاعر علم دین سے بالکل کورے اور ضروریات ملت سے قطعی طور پر بے خبر ہیں۔ نہ نصر اللہ عزیز سے تعرض کرتا ہوں اس لئے کہ وہ پرانے کانگرسی اخبار نویس ہیں اور اچھے خاصے مسلمانوں کو گالیاں دینا اور نشانہ استہزا بنانا ان کی فطرت ثانیہ ہو چکا ہے۔ لیکن مولانا امین احسن اصلاحی۔ جناب نعیم صدیقی اور اسی قسم کے دوسرے پڑھے لکھے انسانوں پر مجھے بے انتہا تعجب ہے کہ وہ جماعتی تعصب اور ناروا داری . . . . . . کا شکار کیوں ہو رہے ہیں؟ میں علم و عمل کے اعتبار سے کتنا ہی جاہل گنہگار اور گمراہ مسلمان ہوں۔ لیکن جو لوگ مجھ سے ہزار درجے زیادہ ذی علم اور متقی ہونے کے مدعی ہیں انہیں میرے ساتھ مسلمانوں کا سا برتاؤ تو کرنا چاہیئے اور مجھے بتانا چاہیئے کہ میں کس اعتبار سے اسلام کا دشمن، ملت کا بدخواہ اور بقول ماہر القادری "غدار" ہوں۔ کیا یہی وہ آزادیٔ فکر ہے جو جماعت اسلامی والوں کے نزدیک اسلام کی عظیم خصوصیات میں سے ہے اور جس کے قیام کے لئے جماعت ہمیشہ حکومت پر گلے کرتی رہتی ہے؟ کیا جماعت اسلامی سیاسی حیثیت سے برسر اقتدار آنے کے بعد آزادیٔ فکر کا یونہی احترام کرے گی؟

میں جماعت اسلامی کے بزرگوں سے بمنت استدعا کرتا ہوں کہ وہ ذرا سے اختلاف خیال کی بنا پر معاندانہ و مستہزیانہ لہجہ اختیار نہ فرمایا کریں۔ عقائد و افکار کی صحت صرف انہی کا اجارہ نہیں ہے۔ وہ معصوم یا مامور من اللہ نہیں ہیں کہ ان کا ہر قول ملت کے لئے حجت قطعی سمجھا جائے۔ تاویل و تعبیر کا میدان وسیع ہے اور ہر مسلمان کو حق حاصل ہے کہ اللہ اور رسولؐ کے احکام پر قائم رہ کر باقی امور کے متعلق جس نقطۂ نگاہ کو مستحسن سمجھے اختیار کرے۔

(آفاق ۵ ستمبر ۱۹۵۲ء)

پتہ جات موصیاں

(۱) کیپٹن ملک خادم حسین صاحب وصیت ۹۸۱۱
(۲) چودھری غلام محمد صاحب ولد میراں بخش صاحب سکنہ جنگی شاہ گورداسپور وصیت ۲۲۹۶
(۳) غلام حسین صاحب ولد رحیم بخش صاحب گوجرہ ضلع لائل پور وصیت نمبر ۶۲۴۰
(۴) سید محمد نواز احمد صاحب ولد سید محمد حسین صاحب نکودر جالندھر۔ وصیت ۶۳۰۶۔
(۵) چودھری عبد الحمید صاحب ولد چودھری غلام غفور ڈلم سیال کوٹ وصیت ۶۵۷۳۔ اگر موصی صاحبان خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو اپنے اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ اور اگر کسی صاحب کو ان میں سے کسی صاحب کے پتہ کا علم ہو۔ تو وہ بھی دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)